

خوشبوئے حیات حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام (حصہ سوم)

<?xml encoding="UTF-8?">

خوشبوئے حیات حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام (حصہ سوم)

امام ہارون کے قید خانہ میں

جب امام کے فضل و علم اور مکارم اخلاق مشہور ہو گئے اور ہر طرف آپ کے متعلق گفتگو ہونے لگی تو ہارون کو یہ بہت گراں گزرا کیونکہ وہ علویوں سے بہت زیادہ کینہ رکھتا تھا، اس نے مشاہدہ کیا کہ علوی امام موسیٰ کاظم کا بہت زیادہ احترام کرتے ہیں ہارون اس وقت مدینہ میں تھا اس نے نبی اکرم کو سلام کیا اور یہ کہا: اے رسول خدا میرے ماں باپ آپ فدا ہو جائیں میں اپنے ارادہ پر آپ سے معذرت چاہتا ہوں، میں موسیٰ بن جعفر کو قید کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں، کیونکہ مجھے یہ ڈر ہے کہ کہیں آپ کی امت میں فساد برپا ہو جائے اور اُن میں خون خرابہ ہو۔ (1)

اس نے ایک سپاہی امام کو گرفتار کرنے کیلئے روانہ کیا جب وہ امام کے پاس پہنچا تو آپ اپنے جد بزرگوار کی قبر کے پاس نماز پڑھنے میں مشغول تھے تو آپ نے نماز تمام کرنے کے بعد رسول اللہ سے یوں شکایت کی: "یا رسول اللہ میں آپ سے اس کی شکایت کرتا ہوں۔۔۔" (2)

امام کو بڑی ذلت و خواری کے ساتھ گرفتار کر کے ہارون کے پاس لایا گیا جب آپ اس کے سامنے پہنچے تو اُس نے آپ کو بہت بُرا بھلا کہا اور آپ کو ۲۰ شوال ۱۷۹ھ میں قید کیا گیا۔ (3)

بصرہ کے قید خانہ میں

اس طاغوت نے امام کو بصرہ منتقل کرنے کیلئے کہا اور بصرہ کے گورنر عیسیٰ بن ابوجعفر کو قید کرنے کا حکم دیا تو آپ کو ایک گھر میں قید کر دیا اور اس قید خانہ کے دروازے بند کر دیے گئے اور ان دروازوں کو صرف دو حالتوں میں کھولا جاتا تھا ایک طہارت کیلئے اور دوسرے کھانا دینے کیلئے۔ (4)

آپ کا عبادت میں مشغول رہنا

امام خداوند عالم کی عبادت میں مشغول رہتے تھے دن میں روزہ رکھتے اور رات میں نمازیں پڑھتے، آپ نے قید خانہ میں کوئی جزع و فزع نہیں کیا، آپ نے اللہ کی عبادت میں مشغول رہنا اللہ کی نعمت جانا، آپ اس پر اللہ کا اس طرح شکر ادا کرتے تھے: "خدایا! تو جانتا ہے کہ میں تجھ سے یہ سوال کرتا تھا کہ مجھے اپنی عبادت کا کوئی موقع فراہم کر، خدایا! تو نے ایسا کر دیا لہذا تیرے لئے ہی حمد و ثناء ہے۔۔۔" (5)

عیسیٰ کو امام کو قتل کرنے کے لئے روانہ کرنا

ہارون سرکش نے بصرہ کے گورنر عیسیٰ کو امام کو قتل کرنے کا حکم دیا تو اس کو یہ بات بہت گراں گزری، اس نے اپنے حوالیوں و موالیوں کو بلا کر اس سلسلہ میں مشورہ کیا تو اُن سب نے اُس کو ایسا کرنے سے منع کیا اور اُس نے ہارون کو ایک خط لکھا جس میں یہ تحریر کیا کہ مجھے ایسا کرنے سے معاف کیجئے جس کا مضمون کچھ یوں ہے: موسیٰ بن جعفر ایک طولانی مدت سے میرے قید خانہ میں ہیں اور میں تجھ کو اُن کے حالات سے آگاہ کرتا رہا ہوں، اور میری آنکھوں نے اس طویل مدت میں امام کو عبادت کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں دیکھا، اور جو کچھ امام اپنی دعا میں کہتے تھے وہ بھی سنا ہے، انہوں نے کبھی بھی میرے اور تیرے خلاف کوئی

بات نہیں کہی ہے اور نہ ہی کبھی برا ئی کے ساتھ یاد کیا ہے ،وہ ہمیشہ اپنے نفس کیلئے مغفرت و رحمت کی دعا کرتے تھے آپ جس کو چاہیں میان کو اس کے حوالے کردوں یا ان کو چھوڑ دوں میں ان کو قید کرنے سے پریشان ہو گیا ہوں۔(6)

امام کو فضل کے قید خانہ میں بھیجنا

ہارون رشید نے عیسیٰ کو بلا کر کہا کہ امام کو بغداد میں فضل بن ربیع کے قید خانہ میں منتقل کر دیا جائے جب امام وہاں پہنچے تو اُس نے آپ کو اپنے گھر میں قید کر دیا امام عبادت میں مشغول ہو گئے آپ دن میں روزہ رکھتے اور رات میں نمازیں پڑھتے تھے ،فضل امام کی عبادت کو دیکھ کر مبہوت ہو کر رہ گیا ،وہ اپنے اصحاب سے امام کے ذریعہ اللہ کی عظیم اطاعت کے بارے میں باتیں کرتا ،عبد اللہ قزوینی (جو شیعہ تھے) سے روایت ہے : ابن ربیع فضل کے پاس پہنچا تو وہ اپنے گھر کی چھت پر بیٹھا ہوا تھا ، اُس نے مجھ سے کہا : میرے قریب آؤ میں اُس کے ایک دم قریب ہو گیا تو اُس نے مجھ سے کہا : گھر میں دیکھو ۔

جب عبد اللہ نے گھر میں دیکھا تو اس سے فضل نے کہا : تم گھر کے اندر کیا دیکھ رہے ہو ؟

میں نے کہا : میں ایک لپٹا ہوا کپڑا پڑا ہوا دیکھ رہا ہوں ---

صحیح طریقہ سے دیکھو ---

تو میں نے ایک شخص کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ---

کیا تم اس کو پہچانتے ہو ؟

نہیں ---

یہ تمہارے مولا و آقا ہیں ۔

میرے مولا کون ؟

تم میرے سامنے لا علمی کا اظہار کیوں کر رہے ہو !

میں لا علمی کا اظہار نہیں کر رہا ہوں لیکن میں نہیں جانتا کہ میرے مولا کون ہیں ؟

یہ ابو الحسن مولا بن جعفر ہیں --

پھر فضل عبد اللہ سے امام کی عبادت کے متعلق یوں بیان کر نے لگا :میں نے رات دن میں کوئی ایسا وقت نہیں دیکھا ،میں نے امام کو اُس حالت میں نہ دیکھا ہو جس کی میں نے تمہیں خبر دی ہے ، امام صبح تک نمازیں پڑھتے رہتے ہیں ،نماز کے بعد آفتاب کے طلوع ہونے تک دعائیں پڑھتے ہیں ،اس کے بعد زوال آفتاب تک سجدہ میں رہتے ہیں زوال کے وقت کو ئی اُن کو آکر بتاتا ہے مجھے نہیں معلوم کہ کب غلام اُن کو آکر کہتا ہے :زوال کا وقت ہو گیا ہے ،جب وہ سجدہ سے اٹھتے ہیں تو تجدید وضو کے بغیر پھر نماز پڑھنے لگتے ہیں ---اور میں جانتا ہوں کہ وہ سجدوں میں ہرگز نہیں سوتے ،نہ ہی آپ پر غفلت طاری ہوتی ہے اور نماز عصر تک آپ اسی طرح رہتے ہیں اور جب عصر کی نماز سے فارغ ہوجاتے ہیں تو اس کے بعد آپ سجدہ کرتے ہیں اور سورج کے غروب ہونے تک سجدہ کی حالت میں رہتے ہیں ،جب سورج غروب ہوجاتا ہے تو آپ سجدہ سے اٹھتے ہیں اور کسی حدت کے صادر ہوئے بغیر نماز مغرب بجالاتے ہیں آپ ہمیشہ نماز عشاء تک نماز اور تعقیبات نماز پڑھتے تھے ،اس کے بعد نماز عشاء بجالاتے اور نماز عشا پڑھنے کے بعد آپ کچھ تناول فرماتے ، اس کے بعد تجدید وضو کرتے پھر سجدہ میں چلے جاتے اس کے بعد سجدہ سے سر اٹھاتے تو کچھ دیر کیلئے سوجاتے ،اس کے بعد اٹھ کر تجدید وضو کرتے اور طلوع فجر تک نماز پڑھتے اس کے بعد نماز صبح بجالاتے تھے ---جب سے میرے پاس ہیں اُن کا یہی طریقہ ہے ---

جب عبد اللہ نے فضل کو امام کا یہ اکرام و تکریم کر تے دیکھا تو اس کو امام کی شان میں کوئی گستاخی نہ کرنے کی یوں تاکید کر نے لگا: اللہ کا تقویٰ اختیار کر، اور اس سلسلہ میں کوئی ایسا کام نہ کرنا جس سے تیری نعمت زائل ہو جائے، اور جان لے! کسی نے کسی کیلئے کوئی برائی نہیں کی مگر یہ کہ اس کی نعمت زائل ہو گئی۔

فضل نے کہا: مجھے کئی مرتبہ آپ کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا لیکن میں نے قبول نہیں کیا، اور تم جانتے ہو کہ میں کبھی ایسا نہیں کروں گا۔ اگر مجھے قتل بھی کر دیا جائے تو بھی جو انہوں نے مجھ سے کہا وہ انجام نہیں دوں گا۔ (7)

امام کا ملول و رنجیدہ ہونا

امام قید خانہ میں ایک طویل مدت تک رہنے کی وجہ سے ملول و رنجیدہ ہو گئے، اور آپ نے خدا سے ہارون کے قید خانہ سے نجات عطا کرنے کی التجا کی، آپ نے رات کی تاریکی میں چار رکعت نماز ادا کی اور خدا سے یہ دعا کی: "اے میرے سید و آقا! مجھے ہارون کے قید خانہ سے نجات دے، اس کے قبضہ سے مجھے چھٹکارا دے، اے ریت اور مٹی سے درخت کو اُگانے والے، اے لوہے اور پتھر سے آگ نکالنے والے، اے گوہر اور خون سے دودھ پیدا کرنے والے، اے مشیمہ (رحم میں بچہ کی جھلی) اور رحم سے بچہ پیدا کرنے والے، اے احشاء اور امعاء سے روح کو نکالنے والے مجھے ہارون کے ہاتھ سے نجات دلادے۔" (8)

اللہ نے اپنے ولی کی دعا کو مستجاب کر لیا اور آپ کو باغی ہارون کے قید خانہ سے اس خواب کے ذریعہ رہائی دلائی جو اس نے دیکھا تھا۔

امام کو فضل بن یحییٰ کے قید خانہ میں بھیجنا

ہارون نے امام کو دوسری مرتبہ گرفتار کر کے فضل بن یحییٰ کے قید خانہ میں ڈال دیا، فضل نے امام کی بہت ہی خاطر و مدارات کی جس کا آپ نے بقیہ دوسرے قید خانوں میں مشاہدہ نہیں کیا تھا، ہارون کے ایک جاسوس نے فضل کے ذریعہ امام کی خاطر و مدارات کی خبر ہارون کو دی، جس کو سُن کر ہارون طیش میں آگیا، اس نے فضل کو وہاں سے ہٹا کر سو تازیانے لگانے کی خاطر ایک سپاہی روانہ کیا اور جس وقت وہ تازیانے لگانے لگا اس وقت ہارون رشید، اپنے محل میں تھا وہیں پر وزراء، لشکر کے سردار اور لوگوں کا ہجوم اکٹھا تھا، رشید نے بلند آواز میں کہا: لوگو! فضل بن یحییٰ نے میری اور میرے امر کی مخالفت کی ہے لہذا میں اس کو لعنت کا مستحق سمجھتا ہوں اس لئے تم سب اُس پر لعنت کرو۔۔۔

چاروں طرف سے مجمع سے فضل پر لعنت و سب و شتم کی آوازیں بلند ہو نے لگیں، وہاں پر یحییٰ بن خالد بھی موجود تھا جو جلدی سے رشید کے پاس پہنچا اور اُس نے یہ کہہ کر اس کو خوش کیا: اے امیر المومنین فضل سے ایک چیز صادر ہو گئی ہے اور اُس کے لئے تو میں ہی کا فی ہوں۔۔۔

ہارون رشید خوش ہو گیا، اس کا غصہ دور ہو گیا اور اُس نے یہ کہہ کر اپنی خوشی کا اظہار کیا:

فضل نے ایک امر میمیری مخالفت کی تو میں نے اس پر لعنت کر دی ہے اور اس نے تو بہ کر لی تو ہم نے بھی اس کی توبہ قبول کر لی ہے لہذا تم سب جائو۔

ہر طرف سے یہ آواز بلند ہو نے لگی وہ لوگ ہارون کی اس متضاد اور دوہری سیاست کی اطاعت اور تائید کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے: اے امیر المومنین! ہم اس سے محبت کرتے ہیں جس سے آپ محبت کرتے ہیں اور اس

کے دشمن ہیں جس کے آپ دشمن ہیں اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ (9)

امام، سندی کے قید خانہ میں

رشید نے امام کو فضل بن یحییٰ کے قید خانہ سے سندی بن شاہک کے قید خانہ میں منتقل کرنے کا حکم دیا، وہ مجوسی اور بہت خبیث جَلّاد تھا، نہ اللہ پر ایمان رکھتا تھا اور نہ ہی روز قیامت کو مانتا تھا، اس نے امام پر بے انتہا سختی کی یہاں تک کہ امام کو زہر دیدیا، جو آپ کے پورے بدن میں سرایت کر گیا، امام دردِ الم سے کراہنے لگے یہاں تک آپ نے داعی اجل کو لبیک کہہ دیا، آپ کی شہادت سے دنیا میں اندھیرا چھا گیا، آخرت آپ کے نور سے منور ہو گئی، خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ امام پر زمانہ کے اُس سرکش ہارون کی طرف سے مصائب و آلام کے کیا کیا پہاڑ ٹوٹے، ہارون خاندانِ نبوت سے بہت زیادہ کینہ و حسد رکھتا تھا اور اُن کا دشمن تھا۔

امام کی شہادت کے بعد سرکاری انتظامیہ ہارون کو امام کے قتل سے بری الذمہ قرار دینے کیلئے آپ کی شہادت کے اسباب کے سلسلہ میں تفتیش کر نے لگی، عمرو بن واقد سے روایت ہے کہ رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد سندی بن شاہک کا میرے پاس خط پہنچا اس وقت میبغداد میں تھا، میں نے خیال کیا کہ کہیں یہ میرے ساتھ کوئی برا قصد تو نہیں رکھتا ہے، مینے اپنے اہل و عیال کو یہ سب دیکھ کر وصیت کی اور کہا: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ، پھر میں سوار ہو کر اس کے پاس پہنچا، جب اُس نے مجھے دیکھا تو مجھ سے کہنے لگا: اے ابو حفص شاید آپ ہم سے گھبرا گئے ہیں؟

ہاں ---

گھبرائو نہیں، خیر کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے ---

میرے اہل و عیال کے پاس ایک قاصد بھیج دے تاکہ وہ جا کر انہیں بتائے کہ کوئی بات نہیں ہے۔

ہاں ---

جب وہ مطمئن ہو گیا تو سندی نے اُس سے کہا: اے ابو حفص! کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں یہاں کیوں بلا بھیجا ہے؟

نہیں۔

کیا تم مو سیٰ بن جعفر کو جانتے ہو؟

ہاں میں انہیں پہچانتا ہوں اور کچھ زمانہ سے میری اور اُن کی دوستی ہے ---

کیا بغداد میں کوئی یہ قبول کر لے گا کہ تم اتھیں جانتے ہو؟

ہاں ---

پھر اُس نے اُن لوگوں کے نام بتائے جو امام کو جانتے تھے، سندی نے ان سب کو بلا بھیجا جب وہ آگئے تو اس نے اُن سے کہا: کیا تم کسی ایسی قوم کو جانتے ہو جو مو سیٰ بن جعفر کو پہچانتی ہے؟ تو انہوں نے اُس قوم کے نام بتائے جو امام مو سیٰ بن جعفر کو پہچانتی تھی تو اُس قوم کو بھی بلایا گیا یہاں تک کہ پوری رات گزر گئی اور نور کا تڑکا ظاہر ہوا تو اس کے پاس پچاس سے زیادہ شاہد جمع ہو چکے تھے اُس نے منشی سے اُن سب کے نام، پتے، کام اور خصوصیات لکھوائے، پھر وہ وہاں سے نکلا کچھ افراد اُس کے ساتھ ساتھ تھے تو اس نے عمرو بن واقد سے کہا: اے ابو حفص کھڑے ہو جاؤ اور مو سیٰ بن جعفر کے چہرے سے کپڑا ہٹاؤ۔

عمرو نے کھڑے ہو کر آپ کے چہرہ اقدس سے کپڑا ہٹایا تو دیکھا کہ آپ کی روح پرواز کر گئی ہے، اس وقت سندی نے اس جماعت سے مخاطب ہو کر کہا: اِن کی طرف دیکھو، وہ اُن کے قریب ہوا اور اُن سے کہا: تم گواہ رہنا کہ یہ

موسیٰ بن جعفر ہیں ؟

ان لوگوں نے کہا :ہاں ---

پھر اس نے اپنے غلام کو امام کے جسم سے لباس اُتارنے کا حکم دیا ،غلام نے ایسا ہی کیا،پھر اُس نے قوم سے مخاطب ہو کر کہا :کیا تم ان کے جسم پر کوئی ضرب کا نشان دیکھ رہے ہو ؟

نہیں ---

پھر اُن کی گواہی لکھی اور وہ سب پلٹ گئے ،(10)اس کے بعد اس نے فقہا اور بڑی بڑی شخصیتوں کو بلاکر امام موسیٰ بن جعفر کے قتل سے ہارون کے بری الذمہ ہونے کی گواہی دلوائی ۔

امام کی نعش مبارک بغداد کے پُل پر

امام کی نعش مبارک بغداد کے پُل پر رکھ دی گئی تاکہ دور و نزدیک والے سب دیکھ لیں جب گزرنے والوں کی بھیڑبٹی توامام کا روئے مبارک ظاہر ہوا ،ایسا کرنے سے حکومت کا مقصد امام کی اہانت اورشیعوں کو ذلیل و رسوا کرنا تھا ،بعض شاعر کہتے ہیں :

مِثْلُ مُوسَى يُرْمَى عَلَى الْجِسْرِ مَيِّتاً
لَمْ يُشَيِّعْهُ لِقُبُورِ مُحَمَّدٍ !

حَمَلُوهُ وَلِلْحَدِيدِ بِرَجْلَيْهِ
هَزِجْ لَهُ الْأَهَاضِيبُ تَنْهَدُ

"افسوس کہ امام موسیٰ کاظم کی جیسی شخصیت کا جنازہ بغداد کے پُل پر لا کر رکھ دیا گیا اور تشیع کے لئے کوئی دیندار نہ آیا ۔

آپ کا جنازہ اس عالم میں اٹھایا گیا کہ آپ کے پیروں میں لوہے کی بیڑیاں پڑی تھیں ۔"

ہارون رشید کی تمام کوششیں خاک میں مل کر رہ گئیں امام ہمیشہ کیلئے زندہ جاوید ہیں امام کا مرقد مطہر کو اللہ کے صالح و نیک بندوں میں ایک با عزت مقام حاصل ہے جس سے اللہ کی رحمت کی خوشبوئیں چاروں طرف پھوٹ رہی ہیں ،مسلمان امام کی زیارت کیلئے آتے ہیںاور ہارون کا نہ کوئی نام و نشان ہے اور نہ ہی کوئی اس کو یاد کرنے والا ہے ،نہ اس کی کوئی ضریح ہے جس پر کوئی جائے ،وہ اپنے خاندان کے ساتھ ابدی اندھیروں میں مدفون ہو گیا ،عنقریب خداوند عالم اُس کا مشکل حساب لے گا جس جس ظلم و جور کا وہ مرتکب ہوا ہے ۔

حکومت نے اتنے ہی پر اکتفا نہیں کی بلکہ اس سے بڑھ کر ضلالت کا یہ ثبوت دیا کہ وہ بغداد کی سڑکوں پر نکل کر یہ اعلان کریں :یہ موسیٰ بن جعفر ہیں جن کے بارے میں شیعہ یہ گمان کرتے ہیں کہ ان کو موت

نہیں آئے گی دیکھو یہ مر گئے ہیں ۔(11)

اسی طرح انہوں نے یہ کہنے کے بجائے :یہ طیب ابن طیب کے فرزند ہیں دوسرے کلمات کہے ، سلیمان بن ابو جعفر منصور نے امام کی تجہیز کی اس کے دوستوں نے امام کی نعش مبارک سرکاری مزدوروں کے ہاتھوں سے لی اور یہ اعلان کیا :آگاہ ہوجائو جو طیب ابن طیب موسیٰ بن جعفر کے جنازے میں شریک ہونا چاہتا ہے وہ حاضر ہو جائے ۔

مختلف طبقوں کے لوگ امام کے جنازے میں شریک ہونے کے لئے نکل پڑے ،لوگوں نے ننگے پیر آپ کی تشیع

جنازہ کی جس کی بغداد میں کوئی نظیر نہیں ملتی ہے، سڑکوں پر بہت زیادہ بھیڑ تھی اور سب بہت زیادہ رنج و غم میں غرق تھے، سلیمان اور اس کے افراد جنازے میں پیش پیش تھے جنازہ کو قریش کی قبروں کے پاس لایا گیا وہیں پر قبر کھودی گئی سلیمان قبر میں اترے اور آپ کے جنازہ کو آپ کی ابدی آرام گاہ میں رکھا اور حلم علم، کرامت اور بلند اخلاق کو زمین کے اندر چھپادیا، سلام ہو اُن پر جس دن وہ پیدا ہوئے، شہید ہوئے اور جس دن مبعوث کئے جائیں گے۔

.....

- 1۔ بحار الانوار، جلد ۱۷، صفحہ ۱۹۶۔
- 2۔ مناقب، جلد ۲، صفحہ ۳۸۵۔
- 3۔ حیاۃ الامام موسیٰ کاظم، جلد ۲، صفحہ ۴۶۵۔
- 4۔ حیاۃ الامام موسیٰ کاظم، جلد ۲، صفحہ ۴۶۶۔
- 5۔ مناقب، جلد ۲، صفحہ ۲۷۹۔
- 6۔ کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ، جلد ۳، صفحہ ۲۵۔
- 7۔ عیون اخبار الرضا، جلد ۱، صفحہ ۹۸-۹۹۔
- 8۔ مناقب جلد ۲ صفحہ ۳۷۰۔
- 9۔ مقاتل الطالبین، صفحہ ۵۰۴-۵۰۳۔
- 10۔ بحار الانوار، جلد ۱۱، صفحہ ۳۰۔
- 11۔ حیاۃ الامام موسیٰ بن جعفر، جلد ۲، صفحہ ۵۲۲۔